موضوع الخطبة : مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 3

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے-قسط ۳

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰه إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزا وسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اِس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا اس نے اپنے رسولوں کی زبانی انہیں مکلف کیا، اللہ تعالىٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔

اے مومنو! گزشتہ دو خطبوں میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے سے **متعلق** گفتگو کی گئی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کے بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرنا، اور آج ہم ان شاء اللہ جزا و سزا اور حساب و کتاب کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

۱- اللہ کے بندو! حساب و کتاب اور جزاو سزا بر حق ہیں جو کتاب و سنت اور مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہیں، اس کے ثابت ہونے کے دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ * ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا **حِسَابَهُمْ**﴾

ترجمہ: بے شک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے ان سے **حساب لینا**۔

نیز اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی اس کی دلیل ہے: ﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاء بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ **يُجْزَى** إِلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ﴾

ترجمہ: جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے، اور جو شخص برا کام کرے گا، اس کو اس کے **برابر ہی سزا ملے گی** اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہو گا۔

1. اور اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی اس پر دال ہے: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا **حَاسِبِينَ**﴾ .

ترجمہ: قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا، اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں **حساب کرنے والے**۔

۲- حساب و کتاب اور جزاو سزا اللہ کی حکمت کا تقاضہ بھی ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے کتابیں نازل کی، رسولوں کو مبعوث فرمایا، اور بندوں پر یہ فرض قرار دیا کہ وہ ان رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کریں، جس پر عمل کرنا واجب ہے، اس پر عمل کریں، نیز اللہ کی راہ میں روڑے ڈالنے اور رکاوٹ کھڑی کرنے والوں سے قتال کرنا واجب قرار دیا، ان کا، ان کی اولاد کا اور ان کی بیویوں کا خون اور ان کے مال و منال کو حلال ٹھہرایا، اگر حساب و کتاب اور جزا سزا نہ ہوتی تو یہ شریعت بے کار و بے معنی ہوتی جس سے حکمت والا پروردگار پاک اور بلند ہے۔

۳- اللہ کے بندو! حساب کی دو قسمیں ہیں: ایک حساب وکتاب جو صرف (اعمال کی) پیشی سے عبارت ہو گی۔ دوسرا حساب وکتاب جس میں پوچھ گچھ اور عذاب ہو گا، اس کی دلیل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے: قیامت کے دن جس کے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو عذاب یقینی ہو گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے «فأما من أوتي كتابه بيمينه * فسوف يحاسب حسابا يسيرا» کہ "جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے ایک آسان حساب لیا جائے گا"۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی ہو گی۔ (اللہ رب العزت کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ) قیامت کے دن جس کے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو عذاب یقینی ہو گا[1]۔

ان دونوں قسموں کے حساب وکتاب کا ذکر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلالے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا[2] اور اسے چھپالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا ہاں، اے میرے پروردگار۔ آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں، چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی[3]۔

2. ۴- اس دن لوگوں کے اعمال ترازوؤں میں تولے جائیں گے تاکہ لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا عدل وانصاف ظاہر ہوسکے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وإن كان مثقال حبة من خردل أتينا بها وكفى بنا حاسبين﴾.

ترجمہ: قیامت کے دن ہم درمیان میں لارکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا، اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لاحاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

---

(1) اسے بخاری (۶۵۳۷) اور مسلم (۲۸۷۶) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(2) اپنا پردہ ڈال دے گا، ایک قول یہ ہے کہ: اپنی رحمت اور لطف وکرم سے اسے ڈھانپ لے گا۔ دیکھیں: "النهاية"

(3) اسے بخاری (۲۴۴۱) اور مسلم (۲۷۶۸) نے روایت کیا ہے۔

- اگر کوئی یہ سوال کرے کہ: نیکیاں اور برائیاں کیسے وزن کی جائیں گی جبکہ وہ معنوی چیزیں ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: اعمال اللہ کی قدرت سے حسی جسموں میں بدل جائیں گے، اسی طرح اعمال کے علاوہ دیگر امور بھی حسی شکل اختیار کرلیں گے، مثال کے طور پر موت کو لے لیجئے، وہ ایک معنوی چیز ہے، حسی نہیں، لیکن قیامت کے دن اسے ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے اور جنت وجہنم کے درمیان قتل کردیا جائے گا، پھر پکارا جائے گا: اے جنت والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے[1]۔

- اور اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا تمام مومنوں اور کافروں کے اعمال وزن کئے جائیں گے، یا صرف مومنوں کے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ: آخرت میں صرف مومنوں کے اعمال ہی وزن کئے جائیں گے، چنانچہ اگر مومن کے نامہ اعمال میں گناہ نہیں پائے گئے تو اسے آغاز امر ہی میں جنت میں داخل کردیا جائے گا، اور اگر اس کے نامہ اعمال میں گناہ پائے گئے تو اسے ان گناہوں کی سزا دی جائے گی، اس کے بعد اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کردے گا، یا ابتدائے امر ہی میں اسے معاف فرمادے گا اور بغیر کسی سزا کے جنت میں داخل کردے گا، جس کی وجہ یا تو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ہوگی یا محض اللہ کا فضل واحسان ہوگا۔ رہی بات کافر کی تو اس کے اعمال وزن نہیں کئے جائیں گے، کیوں کہ اللہ تعالی اس کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں صحت وتندرستی یا رزق میں کشادگی وغیرہ کے ذریعہ دے دیتا ہے، لیکن جب آخرت میں اللہ کے روبرو ہوگا تو اس کے لئے سوائے جہنم کی سزا کے کچھ اور نہ ہوگا، خواہ اس نے دنیا میں کتنی ہی بھلائی کیوں نہ کی ہو، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿أولئك الذين ليس لهم في الآخرة إلا النار وحبِط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون﴾

ترجمہ: ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: ﴿وقدمنا إلى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا﴾

ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔

---

(1) دیکھیں: صحیح البخاری (۴۷۳۰) اور مسلم (۲۸۴۹)

مزید اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مثل الذين كفروا بربهم أعمالهم كرماد اشـــتدت به الريح في يوم عاصـــف لا يقدرون مما كسبوا على شيء﴾

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿والذين كفروا أعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء حتى إذا جاءه لم يجده شيئا﴾

ترجمہ: اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا۔

خلاصہ یہ کہ کافروں اور منافقوں کا حساب وکتاب نیکیوں اور برائیوں میں موازنہ کرنے کے لئے نہیں ہوگا، بلکہ ان سے ان کے گناہوں کا اقرار کرایا جائے گا اور ان کو ڈانٹ پلائی جائے گی، جیساکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا، چنانچہ ان سے ان کے اعمال کا اقرار لیا جائے گا اور انہیں ان سے باخبر کیا جائے گا، اگر انہوں نے انکار کیا تو ان کے اعضائے جسم ان کے خلاف گواہی دیں گے، پھر بھرے مجمع میں انہیں پکار کر کہا جائے گا: ﴿هؤلاء الـذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين﴾

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

اس کے بعد انہیں جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا، اللہ کی پناہ۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی مومن کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا اور کافروں کو (سرعام) رسوا کرے گا۔

۵- مومنو! حساب وکتاب کا ایک منظر یہ ہوگا کہ لوگوں کو جب حساب وکتاب کے لئے بلایا جائے گا تو وہ حزن وملال سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے، اللہ تعالی نے سورۃ الجاثیۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿وترى كل أمة **جاثية كلُّ أمة تُدعى إلى كتابها** اليوم **تجزون** ما كنتم تعملون * هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق إنا كنا نســـتنســـخ ما كنتم تعملون﴾

ترجمہ: اور آپ دیکھیں گے کہ **ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔** ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے، ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔

اے مومنو! سب سے پہلے بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست رہی تو اس کے سارے اعمال درست ہوں گے، اور اگر اس میں گڑبڑی پائی گئی تو سارے اعمال بگڑے ہوئے ہوں گے۔

٦- انسانوں کے حقوق میں بندہ سے خون کے متعلق سب سے پہلے حساب لیا جائے گا، اس کی دلیل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے: "قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا"(1)۔

٧- اس دن انسان اگر اپنی بد اعمالیوں کا انکار کرے گا، تو اس کے اعضاء وجوراح اس کے خلاف گواہی دیں گے، چنانچہ اس کے کان، اس کی آنکھیں اور اس کی کھالیں اس کے خلاف گواہی دیں گی، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ويوم يحشر أعداء الله إلى النار فهم يوزعون * حتى إذا ما جاءوها **شهد عليهم سمعهم وأبصارهم وجلودهم بما كانوا يكسبون** * وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا أنطقنا الله الذي أنطق كل شيء وهو خلقكم أول مرة وإليه ترجعون﴾

ترجمہ: اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے **اور ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔** یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی، وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

حسن بصری اللہ تعالی کے فرمان: (كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تیرے خالق نے تیرے ساتھ انصاف کیا، تیری ذات کو ہی تیرا محاسب بنا دیا۔ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر کے اندر مذکورہ آیت کی تفسیر میں قتادۃ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: اس دن وہ بھی پڑھنے لگے گا جو دنیا میں پڑھنا نہیں جانتا تھا۔

---

(1) اسے بخاری (٦٥٣٣) اور مسلم (١٦٧٨) نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸-اے مسلمانو! اس دن ستر ہزار لوگ حساب وکتاب سے مستثنیٰ ہوں گے، ان سے نہ حساب وکتاب ہوگا اور نہ انہیں سزا دی جائے گی -اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں شامل فرمائے- وہ کامل ایمان والے لوگ ہوں گے، جنھوں نے وہ تمام اطاعتیں بجالائی جو اللہ نے ان پر واجب کیا، خیر وبھلائی کے کاموں میں جلدی کی، محرمات اور مکروہات سے اجتناب کرتے رہے۔

ابو امامۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل آئی ہے کہ اس فضل سے سرفراز ہونے والے لوگوں کی تعداد اس سے زیادہ ہوگی، آپ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ ان پر کوئی عذاب، (پھر) ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے، اور ان کے سوا میرے رب کی مٹھیوں میں سے تین مٹھیوں کے برابر بھی ہوں گے“(1)۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے ہمیں فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت کی دعا کریں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

حمد وصلاۃ کے بعد:

۹-اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ جان لیجئے کہ حساب وکتاب جِن وانس دونوں مخلوقات کو شامل ہے، کیوں کہ جنات بھی عمومِ رسالت کے مخاطب ہیں، جیسا کہ معلوم ہے، وہ بھی (شریعت کے) مکلف ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قال ادخلوا في أمم قد خلت من قبلكم من **الجن** والإنس في النار﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں **جنات میں سے** بھی اور آدمیوں میں سے بھی، ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ۔

---

(1) اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں: (۲۴۳۷)، اس کی سند کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، جیسا کہ "الصحيحة" (۱۹۰۹) میں ہے۔

نیز اللہ تعالی نے جنت کی حوروں کے بارے میں ارشاد فرمایا:﴿ لم يطمثهن إنس قبلهم ولا **جان**﴾

ترجمہ: ان کو ہاتھ نہیں لگایا کسی انسان یا **جن** نے اس سے قبل۔

یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ جنت میں جِن بھی ہوں گے جو انسانوں کی طرح اس میں داخل ہوئے ہوں گے، جب انہوں نے رسولوں کا کہا مانا ہو گا۔

۱۰- اللہ کے بندو! اس دن اللہ تعالی چوپایوں کو بھی ایک دوسرے سے قصاص دلائے گا، ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) حقداروں کو ان کا پورا پورا حق دیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا"[1]۔

یعنی بے سینگ کی بکری کا قصاص اس سینگ والی بکری سے لیا جائے گا جس نے اسے سینگ مارا ہو گا، پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے عدل وانصاف اور حکمت سے ہماری عقلوں کو حیران کر دیا۔

اے اللہ کے بندو! یہ وہ دس امور ہیں جو قیامت کے دن کے حساب وکتاب اور جزاوسزا پر ایمان لانے میں داخل ہیں، اللہ تعالی ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جو اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ سے حاصل کریں اور ان کا حساب وکتاب آسان ہو گا۔

- آپ یہ بھی جان رکھیں-اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ جمعہ کے دن اور رات میں آپ کا سب سے افضل عمل یہ ہے کہ آپ نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجیں، اے اللہ! اپنے بندہ اور رسول محمد پر درود وسلام نازل فرما، آپ کے خلیفوں سے راضی ہو جا، جو راہ راست پر قائم اور مسلمانوں کے امام تھے، نیز تابعین اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔
- اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین کی حفاظت فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔
- اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔

---

(1) اسے مسلم (۲۵۸۲) نے روایت کیا ہے۔

- اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول وعمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما، ہمارے مردوں پر رحم فرما اور ہم میں سے جو مصیبت میں گرفتار ہیں، انہیں عافیت سے نواز۔
- اے اللہ! ہمارے دین کو درست کر دے، جو ہمارے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور ہماری دنیا کو درست کر دے جس میں ہماری گزران ہے اور ہماری آخرت کو درست کر دے جس میں ہمارا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور ہماری زندگی کو ہمارے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور ہماری وفات کو ہمارے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

- اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com